فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

شرعی کونسل آف انڈیا
(بریلی شریف)

نواں فقہی سیمینار
سنہ ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء

موضوع: ۲

میڈیکل لیباریٹری اور اطبا کے مابین کمیشن کا شرعی حکم

پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرہ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشہ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan. WWW.MUFTIAKHTARRAZAKHAN.COM

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنار

میں ہونے والے

فیصلہ جات

نیچے دیئے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

میڈیکل لیباریٹری اور اطبا کے مابین کمیشن کا حکم

مغرب کی تھوپی ہوئی بلاؤں میں سے ایک بڑی بلا حرصِ زرو دنیا طلبی بھی ہے۔یہ ایسی طلب و تحصیل ہے جس میں شرعی قیود وحدود کا پاس ولحاظ نہیں ہوتا، دنیا کی رنگارنگی اور چمک دمک نے مسلمانوں کی نگاہوں کو بھی خیرہ کردیا ہے اور وہ نفس جس کو مقہور و مغلوب رکھنے کا حکم ہے۔ وہ ان رنگینیوں میں گم ہے، مغرب کا پیدا کردہ ماحول انسان کو اپنے دام فریب میں مبتلا کرکے عیش وعشرت کا دل دادہ بنارہا ہے، اور یہی غیر شرعی، بے اعتدالی اور دنیا طلبی کی شاہ راہ ہے۔ شریعت مطہرہ نے اسباب رزق کی تلاش اور مال وزر کی تحصیل سے منع نہیں فرمایا مگر شرط یہ رکھی کہ وہ طریقہ جائز ہو، روا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فاذا قُضیتِ الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ (جمعہ ،۱۰) یاایھا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنا کم (بقرہ ،۱۷۲) ناجائز طریقے سے مال جمع کرنا ناجائز وحرام بھی ہے، اور استحقاقِ نار کا باعث بھی۔ ارشاد ہے: یاایھا الذین آمنوا لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل (بقرہ،۱۸۸) غیر اسلامی ماحول وفکر نے کاروبار حیات میں ایسی وسعت و پھیلاؤ پیدا کردی ہے۔ کہ اسلام سے وابستہ افراد بھی، سوائے ان کے جنھیں اللہ عزوجل نے محفوظ رکھا ہے، اس وسعت میں کھوئے جارہے ہیں، اور طلب زر کی نحوست سے حلال وحرام کا امتیاز بھی مٹتا جارہا ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تحصیل مال کے مروجہ طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے، جس کا تعلق میڈیکل لیباریٹری اور اطبا (ڈاکٹر) سے ہے، پہلے زمانے میں مرض کی تشخیص قارورہ یا اس جیسی چیزوں کو دیکھ کر کی جاتی تھی اور اس طرح اطبا اپنے تجربہ کی بناپر مرض کی تشخیص پھر اس کے ازالہ کی خود ہی تدبیر کرتے تھے۔ لیکن موجودہ دور سائنس وٹکنالوجی کا دور ہے، اب مرض کی تشخیص کا تجربہ پر مبنی قدیم طریقہ متروک ہوچکا ہے اور اس کی جگہ لیبا ریٹری اور سائنسی آلات نے لے لی ہے، جن کا مرض کے انکشاف میں کلیدی رول ہوتا ہے، ڈاکٹر اہم بیماریوں کی تشخیص از خود نہیں کرپاتا بلکہ اس کے لئے لیبا ریٹری کی مدد لینا ناگریز سمجھتا ہے، ان لیبا ریٹری سائنسی آلات کے مختلف نام ہوتے ہیں، مثلاً ایکسرے مشین، الٹرا ساؤنڈ، بلڈ ویورین، ٹسٹ مشین وغیرہ، ان مشینوں کے چلانے والے بالعموم وہ اطبا (ڈاکٹر) نہیں ہوتے جو دوا علاج کرتے ہیں، نسخہ لکھتے ہیں۔ بلکہ ان مشینوں سے متعلق علم وتجربہ رکھنے والے الگ ہوتے ہیں جنھیں پیھتولجسٹ (Pathologist) وغیرہ کہا جاتا ہے، جب مریض کسی ڈاکٹر وطبیب کے پاس پہونچتا ہے، اور ڈاکٹر محض ظاہری علامات واحوال سے مرض کی تشخیص نہیں کرپاتا یا انہیں اپنی تشخیص پر اطمینان حاصل نہیں ہوتا تو وہ ایک مخصوص کاغذ یا سادے کاغذ میں چیک اپ (Check-up) کے لئے کسی خاص لیب (Lab) کا پتہ دیتا ہے، مریض وہیں جاتا ہے اور الٹراسائونڈ، ایکسرے یا بلڈ ٹسٹ وغیرہ کراکے اس کی رپورٹ لے کر متعلقہ ڈاکٹر کے پاس پہنچتا ہے۔

اس قسم کے لیب چونکہ متعدد ہوتے ہیں اور رفاہی نہیں بلکہ کاروباری نوعیت کے ہوتے ہیں مریض جتنی تعداد میں جانچ کراتے ہیں میڈیکل لیباریٹری والوں کو اتنا فائدہ ہوتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹروں اور جانچ کرنے والوں میں ایک خفیہ معاہدہ ہوتا ہے، وہ ہے کمیشن کا معاہدہ جس میں

جانچ فیس کے تناسب سے ڈاکٹر کو کمیشن ملتا ہے، اور کمیشن کی مقدار باہم رضامندی سے طے ہوتی ہے، جب مریض الٹراسائونڈ، ایکسرے، یا خون پیشاب وغیرہ کی رپورٹ لے کر ڈاکٹر کے پاس پہنچتے ہیں، تو ڈاکٹر طے شدہ کمیشن لیب والے سے لیتے ہیں۔ یہ کمیشن دلاّلی ہے یا اجارہ یا کچھ اور؟

اس کی ایک صورت یہ ہے کہ یہ معاملہ اجارہ کا ہو، یعنی ڈاکٹر لیب والے کا اجیر ہو اور طے شدہ کمیشن اس کی اجرت، اس صورت میں بنیادی بات یہ طے کرنے کی ہے کہ ڈاکٹر کا وقت بک رہا ہے یا کام؟ یعنی وہ اجیر مشترک ہے، یا اجیر خاص؟۔ اجیر خاص کو اردو میں ملازم کہتے ہیں اور اجیر مشترک پیشہ ور کو۔

در مختار میں ہے:"الاجراء علی ضربین مشترك وخاص فالاول من یعمل لا لواحد کالخیاط ونحوہ أو یعمل له عملاً غیر موقت کأن استاجرہ للخیاطة فی بیته غیر مقیدة بمدة کان أجیراً مشترکا وان لم یعمل لغیرہ او موقتا بلا تخصیص کأن استاجرہ لیرعی غنمه شهراً بدرهم کان مشترکاً"(ص۸۷ج۹)

اسی میں ہے: "والثانی وهو الاجیر الخاص ویسمی أجیر واحد وهو من یعمل لواحد عملاً مؤقتا بالتخصیص ویستحق الأجر بتسلیم نفسه فی المدة وان لم یعمل کمن استؤجر شهراً للخدمة أو شهراً لرعی الغنم المسمی بأجر مسمی "۔(ص۹۴ ج۹)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

> "شرع میں اجیر، اجیر خاص، واجیر مشترک، دونوں کو عام ہے، اجیر خاص کو اردو میں ملازم اور نوکر کہتے ہیں اجیر مشترک پیشہ ور کہ اجرت پر ہر شخص کا کام کرتے ہیں، کسی خاص کے نوکر نہیں، جیسے راج مزدور، بڑھئی درزی وغیرہم، ملازم کا اگر وقت معین کیا جائے مثلاً صبح سے شام تک یارات کے نو بجے تک یا مدرسوں کی نوکری ہے مثلا ۶ر بجے سے ۱۲ر تک پھر ۲ر بجے سے ۵ر بجے تک تو وہ اتنے ہی گھنٹوں کا ملازم ہے، مقررہ گھنٹوں کے علاوہ خود مختار ہے، کہ اس کا اتنا ہی وقت بکا ہے۔ ملازم جو کسی کار خاص پر ہو جیسے مدرس، اس سے وہی خاص کام لیا جائے گا دوسرے کام کو کہا جائے تو اس کا ماننا اس پر لازم نہیں، ہاں خدمتگار ہر گونہ خدمت کرے گا، مقید نہ ہو نا صرف اجیر مشترک راج، بڑھئی، اور ان کے امثال میں ہے، جن کا کام بکتا ہے، وقت نہیں بکتا۔"(ص۵۷۱ج۸)

توصورت مذکورہ میں کمیشن لینے والے ڈاکٹروں کو کس خانے میں رکھا جائے؟ اجیر مشترک میں یا اجیر خاص میں؟ پھر یہ کہ یہ اجارہ صحیح ہے یا نہیں؟ یہ اجرت کس چیز کی ہے؟ وقت کی یا معین کام کی؟

دوسری صورت یہ ہے کہ یہ دلاّلی (کمیشن ایجنسی) ہو، دلاّلی اگر صحیح ہے تو دلاّل اجرت کا مستحق ہوتا ہے، مگر اجرت مثل کا، نہ کہ باہم جو اجرت مقرر ہوئی ہے، پھر یہ اجرت مثل بھی اجرت مسمّٰی سے زائد نہ ہوگی۔ الاشباہ والنظائر میں ہے:بعه لی بکذا ولك کذا فباع فله اجر المثل۔ غمز العیون میں ہے۔ای ولا یتجاوز به ماسمی و کذا لو قال اشتری کما فی البزازیه وعلی قیاس هذا السمسارة والدلالین الواجب اجر المثل کما فی الولوالجیة۔(ص۱۳۱ الجزء الثالث)

قاضی خاں میں ہے:۔قال ابو القاسم البلخی ان کان الدلال عرض وتعنی وذهب فی ذالك روزکارہ کان له اجر مثله بقدر عنائه وعمله۔(ج۲ر ص۳۲۶)

اور اگر دلالی صحیح نہیں ہے تو دلال اجرت کا بالکل مستحق نہ ہوگا۔ اشباہ لابن نجیم میں ہے: من دلّنی علی کذا فلہ کذا فھو باطل ولا أجر لمن دلہ۔ (ج۳/ص۱۲۸)

یوں ہی دلال نے کام میں کوئی محنت اور کوشش نہ کی دوادوش نہ کی صرف گفتگو یا اشارے سے رہنمائی کی جب بھی اجرت کا مستحق نہیں۔ ردالمحتار میں ہے: الدلالۃ والاشارۃ لیست بعمل یستحق بہ الاجر وان قال علی سبیل الخصوص بأن قال لرجل بعینہ ان دللتنی علی کذا فلك كذا. ان مشی لہ فدلہ فلہ اجر المثل للمشی لأجلہ لان ذالك عمل یستحق بعقد الاجارۃ الا انہ غیر مقدر بقدر فیجب اجر المثل وان دلہ بغیر مشی فھو والاول سواء۔ (ج۹/ص۱۳۱)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

" اگر کارندہ نے اس بارہ میں جو محنت وکوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لئے کوئی دوادوش نہ کی اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں مثلاً آقا کو مشورہ دیا کہ یہ اچھی چیز ہے، خرید لینی چاہئے یا اس میں آپ کا نقصان نہیں، اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خرید لی جب تو یہ شخص عمرو بائع سے کسی اجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے محنت کرنے کی ہوتی ہے، نہ بیٹھے بیٹھے دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے، مشورہ دینے کی، اور اگر بائع کی طرف سے محنت وکوشش ودوادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا اجر مثل کا مستحق ہوگا، یعنی ایسے کام میں اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوط زیادت پر خود راضی ہو چکا"۔ (ملخصاً ص۱۴۶/ج۸)

اور اگر دلال محنت وکوشش کرے اور اجرت بطور کمیشن طے کرے کہ اتنے میں اتنالوں گا یہ ناجائز وحرام ہے۔ ردالمحتار میں ہے: قال فی التاتارخانیہ فی الدلال والسمسار یجب اجر المثل وما تواضعوا علیہ ان فی کل عشرۃ دنانیر کذا فذلك حرام علیھم۔ (ج۹/ص۸۷/باب ضمان الأجیر)

پھر اس صورت میں کئی مفسدے ہیں ایک تو اجرت مجہول ہوتی ہے، دوسرے قفیز طحان کی صورت بھی پائی جاتی ہے۔ فتاویٰ امجدیہ میں سفراء کے کمیشن کے تعلق سے ہے: سفرا کو جو دیا جاتا ہے اگر یہ بطور اجرت ہو تو ناجائز ہے کہ اولاً یہ قفیز طحان کی صورت ہے اور مجہول بھی ہے۔ (ص۳۰۰ج۴)

مذکورہ تفصیل کی روشنی میں چند سوالات آپ کی خدمت میں پیش ہیں، اس امید پر کہ ان کے تحقیقی جوابات سے شرعی کونسل کو شادکام فرمائیں گے۔

سوالات

(۱) اطبا (ڈاکٹروں) کا لیباریٹری سے یہ کمیشن لینا ایجنٹی ودلالی ہے یا اجارہ یا کچھ اور؟ اور بہر صورت جائز ہے یا ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو اس کے جواز کا کوئی حیلہ آپ کی نظر میں ہے یا نہیں۔

(۲) اسی ضمن میں یہ سوال بھی ہے کہ ڈاکٹر نسخہ لکھ کر مریض کو دیتے ہیں اور کسی مخصوص میڈیکل اسٹور کا پتہ بتاتے ہیں، جہاں سے ڈاکٹر کو کمیشن ملتا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور وہ جائز ہے یا نہیں؟۔ بینوا توجروا

آل مصطفیٰ مصباحی
جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی

۹۲/۷۸۶

فیصلہ

بابت: میڈیکل لیباریٹری اور اطبا کے مابین کمیشن کا شرعی حکم

فیصلہ و تجویز: میڈیکل لیباریٹری اور اطبا کے مابین کمیشن کا شرعی حکم

(۱) ڈاکٹر مریض کو کسی خاص لیب کا پتہ بتا کر لیب والوں سے کمیشن حاصل کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کیوں کہ یہ کمیشن اجارۂ مطلقہ نہیں بلکہ دلالی ہے۔ لیکن اس دلالی کے عوض ڈاکٹر کا کمیشن لینا درست نہیں کہ وہ کسی عمل کا بدل نہیں وہ محض ایک صلاح یا رہنمائی ہے جس پر وہ اجرت کا مستحق نہیں۔ ردالمحتار میں ہے: الدلالة والاشارة لیست بعمل یستحق به الأجر ۔(ج۹ص۱۳۱ کتاب الاجارہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "اگر کارندہ نے اس بارے میں جو محنت و کوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لئے کوئی دوادوش نہیں، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلاً آقا کو مشورہ دیا کہ یہ اچھی چیز ہے، خرید لینی چاہئے یا اس میں آپ کا نقصان نہیں، اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے اس نے خرید لی جب تو یہ شخص عمرو بائع سے کسی اجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے محنت کرنے کی ہے، نہ بیٹھے بیٹھے دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے، مشورہ دینے کی "۔(فتاویٰ رضویہ ج۸ص۱۴۶)

خانیہ میں ہے: "قال ابو القاسم البلخی ان کان الدلال عرض و تعنی وذهب فی ذلك دوز کاره کان له اجر مثله بقدر عنائه وعمله"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(خانیہ ج۲ص۲۳۶)

(۲) ڈاکٹر نسخہ لکھ کر مریض کو دیتے اور کسی مخصوص میڈیکل اسٹور کا پتہ بتاتے ہیں جہاں سے ڈاکٹر کو کمیشن ملتا ہے۔ یہ بھی ناجائز ہے کہ ڈاکٹر نے میڈیکل اسٹور یا دواساز کمپنی کے لئے کوئی عمل نہ کیا بلکہ صرف ایک خریدار کی رہنمائی کی جیسا کہ جواب نمبر ایک میں گزرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر لیب و میڈیکل اسٹور والا یا دواساز کمپنی غیر مسلمین زمانہ کی ہو تو ڈاکٹر کا ان کی رضا سے بلا غدر و بدعہدی ایسی رقم لینا جائز و مباح ہے۔ ہدایہ میں ہے: فبای طریق اخذه المسلم اخذ مالا مباحاً اذا لم یکن فیه غدر ۔(ہدایہ اخیرین باب الرباص۷۰) واللہ تعالیٰ اعلم

نوٹ:- اس گوشہ پر آئندہ سیمینار میں بحث کرلی جائے کہ اگر ڈاکٹر مریض کے ساتھ کسی کارندہ کو لیباریٹری بھیجے، یا کوئی کارڈ یا پرچہ لکھ کر مریض کو دے، یا لیب والا بغیر کسی معاہدہ و مطالبہ کے خود سے ڈاکٹر کو روپیہ دے تو یہ صورتیں جائز ہیں یا نہیں؟

[اس پر بحث باقی ہے۔ اویسی]

❊ ❊ ❊